27 Jun,2009

دیدارِ الٰہی کیونکر ممکن ہے؟

’’حدیث شریف میں آیا ہے...........

نبی کریم ﷺ نے دیدارِ حق تعالیٰ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

وَرأیتُ ربّی فی اَحسن صُورت

(میں نے اپنے رب کو نہایت اعلیٰ صورت میں دیکھا ہے)

اور دوسری حدیث شریف میں ہے:

وَ رأیتُ رَبّی فی صُورتِ شبابِ امرو قطط

(اور میں نے اپنے پروردگار کو نوجوان صورت میں دیکھا ہے۔ جس کی داڑھی نہیں ہے)

فقیر (دارالشکوہ) کو ان لوگوں کی حالت پر تعجب ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا سوال برائے دیدار اور اللہ کریم کی جناب سے انکارِ دیدار کو مانتے ہیں کہ اللہ کریم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان دیدارِ بے حجاب کے موضوع پر (قرآن پاک میں) کلام موجود ہے..............اور اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ دُنیا میں دیدارِ الٰہی ناممکن ہے۔

(اصل بات یہ ہے کہ) جب ان حضرات کو دُنیا میں دیدار کی کامیابی حاصل نہ ہوسکی تو بوجہ بے بصیرت ہونے کے یہ دیدار کے ہی منکر ہوگئے۔ اور دُنیا کے اندھے آخرت میں بھی اندھے ہونگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

من کان فی ھٰذِہٖ اعمیٰ فَھُوَ فی الآخرہ اعمی ط و اَضَلَّ سبیلاط

(جو شخص حق تعالیٰ کو اس جہان میں نہ دیکھے۔ وہ اس اگلے جہاں (آخرت) میں بھی نہ دیکھ سکے گا)

یہاں اضل سبیلا کے معنی یہی ہے کہ وہ شخص جس کو اس عالم میں اللہ کے دیدار کی اُمید نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے:

’’میں اُس خدا کی عبادت نہیں کرسکتا جس خدا کو میں نہ دیکھ سکوں‘‘

اسی طرح حضرت علی علیہ السلام کا دوسرا ارشاد یہ ہے:

لو کشف الغظاما اذرت یقیناط

(اگر جہاں کے پردے ہٹا دیئے جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا)

یہ پردہ اُٹھانے کی نسبت دوسروں کی طرف کردی جو عارف نہیں ہیں۔ عارف کا یقین تو اس قدر محکم ہوتا ہے کہ حجاب دُور ہونے کی صورت میں یقین کو کچھ زیادتی حاصل نہیں ہوتی۔ اور شیخ عبداللہ بیسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’طلب حق میں جب تک سر کی آنکھیں اپنے خالق کا دیدار نہ کرلیں تو میرا قدم کس طرح رُک سکتا ہے۔ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں

کہ اللہ کو چشم ظاہری سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کو واقعی نظر نہیں آتا۔ لیکن ہم تو اس طرح کے ہیں کہ ہمیں حق نظر آتا ہے‘‘۔

تمام عارف اور اولیاء اللہ دیدارِ الٰہی پر کامل اتفاق رکھتے ہیں کہ اللہ کا دیدار پاک حق ہے..........اور دُنیا میں اور آخرت میں یعنی دونوں جہانوں میں ممکن ہے چاہے یہ دیدار بصر سے حاصل ہو یا بصیرت سے حاصل ہو۔ حقیقت میں دیدارِ الٰہی پر تمام اہل اللہ ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ اور اختلاف صرف اسی قدر ہے کہ بعض تو بصر (چہرے کی آنکھ) سے مانتے ہیں اور بعض صرف بصیرت (قلب کی آنکھ) سے مانتے ہیں۔

جناب غوث پاکؒ نے ایک مُرید کو بلا کر پوچھا: کیا تم نے کہا ہے کہ تمھیں رب کا دیدار ہوا ہے؟

مُرید نے عرض کیا: جی ہاں

سرکار غوث پاک نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد یہ بات کسی کو نہ کہنا اور لوگوں کو نہ بتانا کہ تم پر یہ منکشف ہوا ہے۔

حاضرین نے عرض کی: اس کی وجہ کیا ہے، جب یہ شخص سچا ہے تو بیان کیوں نہ کرے؟

آپؒ نے ارشاد فرمایا: ہاں! یہ سچا ہے۔ لیکن یہ مُرید ناواقف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دیدارِ الٰہی اس نے اپنی قلب کی آنکھوں سے کیا ہے اور ظاہری آنکھیں قلب کے نور کو دیکھ یہ وہم کرنے لگیں کہ اللہ کو اس نے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

شیخ حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

واللہ لقد رای محمداً علیہ والسلام ربہٗ (اللہ کی قسم! محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے)

حضرت ابن عباسؓ قرآن کی آیت کی یہ تفسیر فرماتے ہیں:

کہ ولقد رَاٰ ہُ نَزۡلَۃً اُخریٰ ط کے معنی یہ ہیں اللہ کریم کو محمد ﷺ نے دوبارہ دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وما جعلنا الرویا التی ارینا ک الا فتنۃ للناس (اور نہیں کیا ہم نے اُس کو جو آپ ﷺ نے دیکھا لیکن ایک آزمائش (فتنہ) لوگوں کے لئے) اس آیت شریفہ میں الرویا (دیکھا) سے مراد معراج کی اک رات اللہ کا دیدار مُراد ہے۔ دوستی کی فضیلت حضرت ابراہیم (خلیل اللہ) علیہ السلام کو ملی۔ تکلم کی فضیلت (اللہ سے کلام) موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ اور رویت (دیدارِ الٰہی) کی فضیلت حضرت محمد ﷺ کو ملی۔

حضرت جابرؓ کی تفسیر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نَزۡلَۃً اُخریٰ ط کی تفسیر میں فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کہتے سُنا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ کریم کو بلا حجاب ظاہر اور باہر آمنے سامنے بے شک اور بے شبہ دیکھا ہے اور میں اس وقت سدرۃ المنتہیٰ پر تھا۔

حدیث مسلم شریف میں موجود ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و تسلیم نے فرمایا:

رایت ربی بعینی و قلبی (میں نے اپنے رب کو آنکھوں اور قلب سے دیکھا)

فضل الخطاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ جن روایتوں میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اللہ کو دیکھا ہے تو

اس سے مراد یہ ظاہری آنکھ ہے۔

فضل الخطاب کے مصنف نے لکھا ہے کہ جناب بایزید بسطامی سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی عمر اس وقت کتنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میری عمر چار سال کی ہے۔ عرض کی کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟ آپؒ نے فرمایا: ستر سال تک دُنیا کے حجاب (پردے) میں رہا اور چار سال ہوئے کہ مجھے اللہ کا دیدار کا شرف حاصل ہونے لگا ہے۔ لہٰذا، حجاب کا زمانہ تو میں اپنی زندگی کا کوئی زمانہ خیال نہیں کرتا۔

ایک بزرگ تھے اُن کو کہا گیا کہ آپ اللہ کو دیکھتے ہیں؟ کہنے لگے نہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ دیکھنا چاہتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ تو لوگوں نے عرض کی دیدارِ الٰہی کا انکار آپ نے کس لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ انکار اس لیے کر دیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے دیدار کو مانگا تو انکار ہو گیا اور محمد مصطفیٰ ﷺ نے دیدار کا کبھی سوال نہ کیا تو آپ ﷺ کو دیدارِ خداوندی حاصل ہو گیا۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں: ''ایک دِن مین مصر کے بازار میں گیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ بازار کے بچے ایک نوجوان کو پتھر مار رہے ہیں۔ میں نے کہا تم نوجوان کو پتھر کیوں اور کس لیے مار رہے ہو؟ تو بچوں نے جواب دیا کہ یہ دیوانہ اور پاگل ہے، اس لیے مارتے ہیں۔ پوچھا اس میں پاگل ہونے کی علامت کیا ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جواب کہتا ہے کہ میں نے اللہ کو دیکھا ہے۔ میں اُس جوان کے پاس گیا، میں نے پوچھا: اے جوان کیا تو نے یہ کہا ہے کہ میں نے اللہ کو دیکھا یا یہ لوگ بلاوجہ تجھ پر الزام لگاتے ہیں؟ وہ جوان کہنے لگا: نہیں، الزام نہیں۔ میں نے کہا ہے کہ میں نے اللہ کو دیکھا ہے اور دیکھتا ہوں اگر ایک لمحے کے لئے اللہ کریم سے پردہ میں آجاؤں تو میں سمجھ لوں گا کہ میں نے نافرمانی کی ہے۔''

(حوالہ: ''سکینۃ القلوب'' مصنف، شہزادہ دارالشکوہ)

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہُ العالی فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار جسمانی طور پر کیا ہے یعنی سر کی آنکھوں سے کیا ہے اور باقی اُمت کے اولیاء یہ دیدار اپنی مخلوقوں (لطائف) کے ذریعے کرتے ہیں۔ طریقت کا آغاز ذکر قلب سے ہوتا ہے۔ ذکر قلب سے جو نور پیدا ہوتا ہے پہلے تو وہ قلب کو سیراب کرتا ہے اور پھر دوسرے لطائف بیدار ہوتے ہیں۔ ایک مخلوق (لطیفہ اَنا) جو سر میں واقع ہے یہ جب انسان کے جسم سے نکلتی ہے تو پھر راستے میں کہیں رُکتی نہیں۔ فرشتے اس کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں مگر روک نہیں سکتے اور یہ وہاں جا پہنچتی ہے جب ربّ کی ذات ہے۔ تب فرشتے بھی اُس انسان پر رشک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اُس وقت انسان کو فرشتوں پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

جب تمہارا قلب اللہ کے ذکر میں جاری ہو جائے تو اُس دِن تمہارا طریقت میں پہلا قدم ہے۔ اور اللہ تک پہنچنا انسان کا مقصود ہے۔

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل